کلمۃ الحرمین

سید اکرام الحق جاوید

اہلحدیثوں کا بھاری مینڈیٹ

انقلاب کی چاپ سنائی دے رہی ہے-----

ملک بھر کے اہلحدیثوں نے ایک بار پھر حضرت علامہ پروفیسر سینٹر ساجد میر کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ اور قیادت پر اعتماد کا یہ ووٹ درحقیقت موجودہ حکومت کے شان دار اور جان دار کردار کی توثیق تھا۔ پروفیسر صاحب کی وادی سیاست میں ثابت قدمی اور اصابت رائے پر کسے یقین نہیں۔ سینٹ میں اگرچہ ایک ہی نشست جماعت کے حصے میں آئی۔ مگر جن کے پاس کوٹے کی زیادہ سیٹیں ہیں وہ بھی منہ میں انگلیاں ڈالے میر صاحب کی بات سننے پر مجبور ہیں۔ میاں جمیل نے بطور ناظم اعلیٰ جو جدوجہد کی وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ایک لیڈر بن کر ایک ورکر کا کردار ادا کرنا ہی درحقیقت راہنما کی نشانی ہے۔

مجلس شوریٰ کے سینکڑوں ارکان نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس کے پیش نظر اب قیادت کو پہلے سے کہیں بڑھ کر اور کمربستہ ہو کر جدوجہد کا آغاز کرنا ہے۔

حالات کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ اب جماعت کو اپنے پاؤں پہ مضبوط انداز میں کھڑا کرنے کے لئے نئی پالیساں بنائی جائیں۔ مختلف ونگ قائم کیے جائیں اور ہر ونگ کی قیادت ایسے افراد کو سونپی جائے جو صحیح معنوں میں اس شعبے کی اونچ نیچ سے واقف اور اس منصب کے اہل ہوں۔ علاوہ ازیں شرک وبدعات کے خاتمے کے لیے ملک گیر "انقلاب" کا آغاز کر دیا جائے۔ فرد جماعتوں میں اس سے گم ہو جاتے ہیں کہ جماعتیں تحریک برپا کرتی ہیں۔ اور افراد یہ کام انفرادی طور پر نہیں کر سکتے

آج کا سب سے بڑا چیلنج اہلحدیثوں کو درپیش ہے وہ ہے قبر پرستی۔ قبہ سازی اور بدعات کے خلاف کون آواز اٹھائے گا۔ اہل بدعت کیوں اٹھیں جو لوریاں دے دے کر سلائے جا رہے ہوں انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ توحید کے پرچم کے لیے آگے بڑھیں۔ جو جاگ رہے ہیں انہیں قدم آگے بڑھانا ہو گا۔۔۔۔ اور آج شرک کا ہر وار "اہلحدیث" کے وجود کی نفی کر رہا ہے۔۔۔۔ آگ اور پانی یکجا کیوں ہوں۔۔۔۔۔ کیسے ہوں؟

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو عام کارکن کی فلاح وبہبود کے لئے بھی کام کرنا ہو گا۔ ڈسپنسریاں، ہسپتال، ٹریننگ سینٹر اور دستکاری سکول۔۔۔۔ بے روزگاری کے خاتمے کے لیے جامع منصوبہ بندی وقت کا اہم تقاضا ہے۔۔۔۔ زرعی و صنعتی شعبے میں اجتماعی سرمایہ کاری کے ذریعے اہل حدیث نوجوانوں کو کھپانے کا بھی اہتمام شامل ہو سکتا ہے

نئی نسل کو بے راہ روی، بے حیائی، فحاشی وعریانی کے سیلاب میں بہنے سے بچانے کے لئے جدوجہد کی جائے۔

ریڈیو۔ ٹی وی۔ اخبارات وجرائد اور بے پردگی کے خلاف منظم جدوجہد کی جائے اس مقصد کے حصول کے لیے لٹریچر۔ تربیتی سیمنار اور خصوصی نشستیں مدعو کی جائیں۔

تمام دینی ومذہبی جماعتوں نے کم و بیش اپنی صفوں میں اس طرح کے پروگرام مرتب کیے ہوئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے مرکزی قیادت یہ سارا کام ازخود تو نہیں کرسکے گی۔ ان تحریکوں کو منظم کرنے۔ مرتب کرنے اور ان کے قبلے کو درست کرنے کے لیے "مجلس شوریٰ" کا ایک خصوصی اجلاس بلایا جائے۔ اور آئندہ پانچ سال کا شیڈول مرتب کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے حال اور مستقبل سے باخبر رہے۔ اور یہی عمل کسی جماعت کی زندگی کی علامت ہوتا ہے!!!

وما علینا الا البلاغ

بقیہ تذکرۂ حبیب

بھی ہیں کے قریب رہ کر ہم نے جو کچھ سیکھا کہ مقامی آبادی کے ارکان اہلحدیث کو جمع کر کے ان کو آمادہ کیا جائے اور بے سروسانی کے باوجود ان کو ایک سائبان تلے جمع کر کے ایکشن کمیٹی بنا دی جائے اور آئندہ کے اجلاس کے لیے قریبی تاریخ لے لی جائے۔ دوسرے اجلاس میں کسی مناسب جگہ کی تلاش کے لیے کہا جائے۔ اور اس دوران "فنڈز ریزنگ کمیٹی" بنا کر کام شروع کر دیا جائے۔ مساجد جب بھی بنی ہیں۔ اسی طرح ابتدا میں بے سروسامانی ہوئی ہے۔ لیکن دلوں میں اشتیاق اور جذبہ صادق خود بخود پانی کی طرح راستہ بنا لیتا ہے۔ پانی کا ریلا کسی سے نہیں کہتا کہ مجھے رستہ دو اور نہ ہی وہ راستہ پوچھا ہے۔ وہ ہر نشیب کی طرف بہہ نکلتا ہے۔ بند باندھو گے تو وہ کناروں سے اچھل پڑے گا۔ اس کو زمین میں دباؤ گے تو وہ چشمہ بن کر پھوٹ نکلے گا۔ مسجد کو باآخر بننا ہے اور پھر ہم نے ایسے حالات بھی دیکھے کہ اللہ نے دلوں کو نرم کیا کسی نے پلاٹ کے بیعانے کے لیے رقم دی۔ کسی نے مرحوم والدین کے نام پر چندہ دے ڈالا اور دیکھتے ہی دیکھتے خالی پلاٹ میں صفیں بچھ گئیں اور وہاں اللہ اکبر کی آواز بلند ہونے لگی۔

اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر ہم نے مساجد کے نیٹ ورک میں اپنا حصہ ڈال دیا ہے۔ نسخہ وہی ہے کہ رابطہ عوام ... اور عوام کے لیے انجمن درکار ہے اور انجمن صرف تنظیمیں مہیا کرتی ہیں۔ لوگ ڈبے بنانے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔ ایک لمحے کی بات نہیں لاہور ہو یا راولپنڈی فیصل اباد ہو یا گجرات ہر شہر میں فعال افراد پر ہی مشتمل تنظیم المساجد بنادی جائیں ... لوگ پلاٹ بھی دینے کو تیار ہیں اور فنڈز بھی۔ کمی افراد کی ہے۔ ایسے افراد جو دل مٹھی میں لینے کے ہنر سے واقف ہوں۔ اور جذبات سے کھیلنے کا ملکہ رکھتے ہوں اور یہی لوگ ہی اللہ کے محبوب بندے ہوتے ہیں کہیں ایسا نہ ہوجائے کہ ہماری غفلت سے یہ آبادیاں اور لاکھوں لوگ توحید کی دعوت سے محروم، شرک کی موت مرجائیں اور وہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اللہ ہم کو تو کسی نے کتاب وسنت کی دعوت کیطرف پکارا ہی نہیں۔ کہیں اس کے ذمہ دار ہم ہی نہ ٹھہرائے جائیں!!!

(بشکریہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)